الْإِمَارَاتُ اسْتِقْرَارٌ وَازْدِهَارٌ

الْخُطْبَةُ الْأُولَى:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَوْصَى عِبَادَهُ بِمَا يَنْفَعُهُمْ فِي دُنْيَاهُمْ، وَيُسْعِدُهُمْ فِي أُخْرَاهُمْ، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَالَاهُ. أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ جَلَّ فِي عُلَاهُ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ﴾.

عزیزانِ گرامی، اَصحابِ اِیمان! بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی ہم پر عَظیم ترین نعمتوں، اور اَعلیٰ ترین عطاؤں میں سے ایک عظیم نعمت و تحفہ یہ پُراَمن وَطن ہے، جو مضبوط و مُستحکم ہے، سخی و فَیاض ہے، اور ترقی و عُروج کی تابندہ مثال ہے، یہ وہ نعمت ہے جسکی قدر و قیمت ساری دُنیا اور اُس کی کُل مال و متاع سے بڑھ کر ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ آمِنًا فِي سِرْبِهِ، مُعَافًى فِي جَسَدِهِ، عِنْدَهُ قُوتُ يَوْمِهِ؛ فَكَأَنَّمَا حِيزَتْ لَهُ الدُّنْيَا»، "جو شخص تم میں سے اِس حالت میں صبح کرے کہ وہ اپنے گھر یا قوم میں امن سے ہو، جسمانی لحاظ سے تندرست ہو، اور ایک دن کی خوراک اس کے پاس موجود ہو، تو گویا اُس کے لیے دنیا اپنے تمام ساز و سامان کے ساتھ جمع کر دی گئی ہے".

تو میرے بھائیو، جب اَمن واِستحکام اِس قدر عظیم نعمت ہے؛ تو پھر ہم کیوں اِس نعمت کی قدَر نہ کریں؟ یہ وہ نعمت ہے جس سے تمام تر مَصلِحتیں اور بھَلائیاں وابستہ ہیں، یہی وہ بنیاد ہے جو ہر وقت کی ضرورت واِحتیاج ہے، اِسی کے بَل بُوتے پر لوگ اپنی ضروریاتِ زندگی پوری کرتے ہیں، اور باعزت زندگی کی گارنٹی وضَمانت حاصل کرپاتے ہیں.

لہٰذا اِس نعمت کی قدردانی کا تقاضا یہ ہے کہ: ہم اپنے وطن کے اَمن واستحکام کی حفاظت کریں، اپنے معاشرے کی مزید ترقی کے لیے کوشاں رہیں، اپنے گھروں میں بیداری وشعور کی سطح بلند کریں، اور یہ سب کچھ تبھی ممکن ہے جب ہم اپنے دین کی تعلیمات کو مضبوطی سے تھامے رکھیں، چُنانچہ اُن تعلیمات میں سب سے اَوّلین وصیت ہمارے ربِّ کریم وخالِقِ عَظیم کا یہ فرمان ہے: ﴿وَاشْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ﴾، "اور اللہ کے احسان کا شکر کرو اگر تم صرف اُسی کی عبادت کرتے ہو".

لہٰذا جو شخص شُکر گُزاری کی عادت اَپنائے، تو نعمتیں اُسکا مقدر بن جاتی ہیں، اللہ تعالیٰ اُسے شُکر پر اَجر وثواب عطاء فرماتا ہے، اور اپنے مزید فضل وکرم سے اُسے نوازتا ہے، تو تمام تر تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں،

ابتداء سے انتہاء تک، ظاہر میں بھی، باطن میں بھی، اور تمام تر شُکر اُسی کے شایانِ شان ہے، جس نے ہمیں اَمن واِستحکام کی دولت سے سرفراز کیا، جس کے سائے میں ہم اپنے

رب کی عبادت کرتے ہیں، اطمینان و سکون سے اپنے دینی شعائر ادا کرتے ہیں، پُرکَیف ماحول میں اپنی ڈیوٹی اَنجام دیتے ہیں، اپنے بچوں کو تعلیم دیتے ہیں، اپنے معاشرے کی تعمیر میں شریکِ کار بنتے ہیں، اپنے وَسائل کو ترقی دیتے ہیں، اور اپنی ضروریات و مفادات کی تکمیل میں کوشاں رہتے ہیں، پس ہم اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اُس نے ہم پر یہ فضل وکرم فرمایا.

دوسری وصیت یہ ہے کہ: ہم ہر کام محنت و جانفِشانی کے ساتھ کریں، ہر عمل جذبہِ اخلاص اور بھرپُور مہارت کے ساتھ اَنجام دیں، رب تعالیٰ کے اِس فرمان پر عمل کرتے ہوئے: ﴿وَقُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ﴾، "اور کہہ دو کہ کام کیے جاؤ، پھر عنقریب دیکھ لیں گے تمھارے کام کو اللہ اور اس کا رسول اور مسلمان".

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے وطن کی تعمیر اور اپنے مستقبل کی تشکیل میں مشغول و مُنہمِک رَہیں، اور اُن باتوں میں اُلجھنے سے گُریز کریں جن کا ہم سے کوئی تعلق واسطہ نہیں، کیونکہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو نصیحت فرمائی کہ جب دیکھو کہ ہر شخص اپنی فکر ورائے میں مَست و مگن، خود پسندی کا شکار ہے تو خود اپنی فکر میں لگ جاؤ، اپنے آپکو سنبھالو اور بچاؤ، اور لوگوں کی پھیلائی ہوئی باتوں میں نہ اُلجھو.

مُطیعانِ رحمان، اللہ کے بندو! تیسری وصیت: ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس فرمان سے اَخذ کرتے ہیں: «**إِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ**»، "امام ڈھال ہوتا ہے"، یعنی: ریاست کا حاکم وسربراہ اپنی رعایا کے لیے ایک حفاظتی ڈھال کی مانند ہوتا ہے، جو اُن کے لیے ہر طرح کے ضرر ونقصان سے حفاظت کا وسیلہ بنتی ہے، لہٰذا ہم پر لازم ہے کہ ہم سچے معنوں میں حُب الوطنی کا ثبوت دیں، اور رئیس الدولہ کے پیچھے متحد ویکجا کھڑے ہوں، اُنکے فیصلوں کو اپنا فیصلہ بنائیں، اُنکی اطاعت کو اپنی گردنوں پر قرض جانیں، اُنکے لیے نعمتوں کے دوام کی دعا کریں، اور خوشی وغمی، آسانی وتنگی ہر حال میں اُنکی بات کو پلّے سے باندھیں، اور اُنکی اطاعت کریں، جیساکہ ہمارے رب نے ہمیں حکم دیا. ﴿**يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ**﴾.

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ فَاسْتَغْفِرُوهُ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ حَقَّ حَمْدِهِ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِيِّهِ وَعَبْدِهِ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنِ اتَّبَعَ هَدْيَهُ مِنْ بَعْدِهِ. **أَمَّا بَعْدُ:**

سامعینِ ذی وقار، اَصحابِ اِیمان! بلا شبہ امن واستحکام ایک عزم ہے، ایک بڑی ذمہ داری ہے، ایک باہمی اتحاد وتعاون کا پھل ہے، محنت وقربانی کا نام ہے، بیداری وشعور کا مظہر ہے، اور اَمن وسلامتی کی بُنیاد ومحور ہے، اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا: ﴿**فَلْيَعْبُدُوا** رَبَّ هَذَا الْبَيْتِ الَّذِي أَطْعَمَهُمْ مِنْ جُوعٍ وَآمَنَهُمْ مِنْ خَوْفٍ﴾، "اُن کو اِس گھر کے مالک کی عبادت کرنی چاہیے، جس نے اُن کو بھوک میں کھلایا اور اُن کو خوف سے اَمن دیا".

لہٰذا میرے بھائیو، اللہ کے بندو! ہم پر فرض ہے کہ اپنے وطن کے اَمن واستحکام کی حفاظت کریں، اور اِس کے لیے یہ لازم ہے کہ ہم کسی بھی خبر کو بلا تحقیق قبول نہ کریں؛ اور اُسی خبر کو قابلِ اعتماد جانیں جو مُستند سرکاری ذرائع اِبلاغ سے ہمیں حاصل ہو، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا، إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا﴾، "اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمھارے پاس کوئی سی خبر لائے تو اس کی تحقیق کیا کرو".

اِسی طرح ہمیں اَفواہوں اور غیر مصدَّقہ باتوں کی نشر و اِشاعت سے بھی بَچنا چاہیے، کیونکہ اَفواہیں فتنوں کی چنگاری اور شُرور کا دِہکتا اَنگارہ ہوتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ»، "آدمی کے گناہگار ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سُنی سُنائی بات کو بیان کرنے لگے".

لہذا ہر وہ شخص، جو خبروں کی کھوج میں مصروف و مگن ہے، اور بلا تحقیق اُسے پھیلا رہا ہے، اُسے چاہیے کہ رُک جائے اور بس کردے کہ وہ اپنا بہت وقت ضائع کر چُکا، اور ایسے کام میں اُلجھ رہا، جو اُسکے لیے نقصان کا باعث بن سکتا ہے، اور ممکن ہے کہ وہ کوئی ایسی جُھوٹی خبر پھیلادے، جو معاشرے میں فساد کا باعث بنے، اور فتنہ کی آگ بھڑکادے.

اِسکے برعکس اُسے یہ چاہیے کہ اپنا قیمتی وقت وطنِ عزیز کے لیے دعائیں کرنے میں صَرف کرے، سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی اقتدا کرتے ہوئے، جب اُنہوں نے اپنے رب سے یہ دعا کی: ﴿رَبِّ اجْعَلْ هَذَا بَلَدًا آمِنًا، وَارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ﴾، "اے میرے رب اسے امن کا شہر بنادے اور اس کے رہنے والوں کو پھلوں سے رزق دے".

چُنانچہ ہمارے وطنِ عزیز "امارات" کا ہم پر یہ حق ہے، کہ ہم اس کے لیے صدقِ دل اور اخلاص کے ساتھ دعا کریں، یہ عظیم وطن ہمیشہ سے اَمن و استحکام کی روشن علامت رہا ہے، اور رہے گا ان شاء اللہ. رئیس الدولہ حفظہ اللہ فرماتے ہیں: "متحدہ عرب امارات اپنے خِطّے

اور عالَم گیر سَطح پر اَمن و اِستحکام کی حمایت جاری رکھے گا، بھائیوں اور دوستوں کی مدد کرتا رہے گا، اور انسانیت کی بھلائی اور ترقی کی خاطر حکمت و تعاون کی دعوت دیتا رہے گا".

﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾. "بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو تم بھی اس پر درود اور سلام بھیجو".

اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا بِكَ مُؤْمِنِينَ، وَلَكَ عَابِدِينَ، وَلِنِعَمِكَ مُقَدِّرِينَ، وَلِلشَّائِعَاتِ مُجْتَنِبِينَ، وَبِوَالِدِينَا بَارِّينَ، وَارْحَمْهُمْ كَمَا رَبَّوْنَا صِغَارًا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِكُلِّ مَنْ وَقَفَ لَكَ وَقْفًا ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ، وَطَلَبًا لِجَنَّاتِكَ.

اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الاسْتِقْرَارَ، وَالرُّقِيَّ وَالازْدِهَارَ.

اللَّهُمَّ احْفَظْ بِحِفْظِكَ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ، الشيخَ محمد بن زايد، وَأَدِمْ عَلَيْهِ لِبَاسَ السَّدَادِ وَالْحِكْمَةِ، وَوَفِّقْهُ وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيخَ زَايد، وَالشَّيخَ رَاشِد، وَسَائِرَ شُيُوخِ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ، وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.